جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

فرشتے، تصاویر اور کتا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ،[۱] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ[۲] بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ،[۳] وَلَا كَلْبٌ“.[۴]

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو[۱] اور نہ اُس گھر میں، جہاں کتا ہو[۲]۔

۱۔ یہ اِس لیے کہ زمانۂ رسالت کے عرب میں تصویریں اور مجسمے زیادہ تر پرستش کے لیے یا پھر ایسی چیزوں اور ایسے اشخاص کی بنائی جاتی تھیں جن سے متعلق مشرکانہ جذبات کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا تھا، مثلاً، انبیا، فرشتے، جنات، اُن کے بسیرا کرنے کے درخت اور اُن کی سواری کے لیے پروں والے گھوڑے وغیرہ۔ یہ، ظاہر ہے کہ عقیدے کی نجاست ہے اور فرشتوں کو اِس کے بارے میں حساس ہی ہونا چاہیے۔ اِس کا عام تصویروں اور مجسموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سورۂ سبا (۳۴) کی آیت ۱۳ میں تصریح ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی عمارتوں میں

مورتیں بنوائی تھیں اور خدا کے ایک پیغمبر کے بارے میں یہ کسی طرح متصور نہیں ہوسکتا کہ وہ ایسی کوئی چیز اپنی عمارتوں میں گوارا کرے گا جو فرشتوں کے آنے میں مانع ہوسکتی ہو، لہٰذا آگے کی توضیحات سے واضح ہو جائے گا کہ اِس باب کی تمام روایتیں درحقیقت مادی اور روحانی، دونوں قسم کی نجاستوں ہی سے متعلق فرشتوں کی حساسیت کا بیان ہیں اور اِن سے ہمارے لیے جو تعلیم نکلتی ہے، وہ بھی یہی ہے کہ اُن کی بے تکلف آمدوشد کے لیے ہمیں اپنے گھروں کو ہر قسم کی نجاستوں سے پاک رکھنا چاہیے۔ یہ، اگر غور کیجیے تو ٹھیک اُس مقصد کا تقاضا بھی ہے جو خدا نے اپنے دین کا بیان فرمایا ہے، یعنی تزکیہ و تطہیر۔

۲۔ یعنی وہ کتا جسے سدھایا نہ گیا ہو، لہٰذا جہاں چاہے، گندگی پھیلا سکتا ہو۔ یہ تخصیص اِس لیے ضروری ہے کہ سورۂ مائدہ (۵) کی آیت ۴ میں اللہ تعالیٰ نے کتوں کے سدھانے کے علم کو اپنا سکھایا ہوا علم قرار دیا اور فرمایا ہے کہ اُنھیں اگر اللہ کا نام لے کر شکار پر چھوڑا جائے تو اُن کا شکار کو پھاڑ دینا ہی اُس کا تذکیہ ہے، لہٰذا اُسے ذبح کیے بغیر بھی کھایا جا سکتا ہے۔ اِس میں دیکھ لیجیے، کوئی ادنیٰ تاثر بھی اِس بات کا نہیں ملتا کہ کتا بجاے خود کوئی پلید جانور ہے یا اُس کے رکھنے اور سدھانے سے انسان اللہ کی کسی رحمت سے محروم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ بات علی الاطلاق تو کسی طرح قبول نہیں کی جا سکتی کہ جہاں کتا ہو، فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے، لیکن اُس تخصیص کے ساتھ ضرور قبول کی جا سکتی ہے جو ہم نے بیان کی ہے، کیونکہ فرشتوں کے بارے میں یہ خیال کہ اپنی لطافت طبع کے باعث وہ مادی نجاستوں کے بارے میں بھی ایسے ہی حساس ہوں گے، ہر لحاظ سے قرین قیاس ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

پھر یہی نہیں، اِس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اِسے فرشتوں کے ذاتی حیثیت میں اور اپنی مرضی سے کہیں آنے کے ساتھ ہی خاص سمجھا جائے، اِس لیے کہ وہ اگر خدا کے کسی حکم کی تنفیذ کے لیے کہیں بھیجے جائیں گے تو بالبداہت واضح ہے کہ اِس طرح کی کوئی چیز اُن کے لیے مانع نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ یہ کسی طرح متصور نہیں ہو سکتا کہ فرشتے اصحاب کہف کے غار میں محض اِس لیے داخل نہیں ہوتے ہوں گے کہ غار کی دہلیز پر اُن کا کتا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا: 'وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ' (الکہف ۱۸: ۱۸)۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ فرشتے ذاتی حیثیت میں اور اپنی مرضی سے پیغمبروں کے ہاں تو آتے ہی ہیں، اُن کے علاوہ عام لوگوں کے ہاں بھی اُن کا اِس طریقے سے آنا مستبعد نہیں ہے۔ چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) کی آیت ۷۸ میں تصریح ہے کہ فجر کی قراءت وہ لازماً سنتے ہیں۔ قرآن کی عام تلاوت کے موقع پر بھی اُن کے آنے کا ذکر بعض روایتوں میں ہوا ہے۔ خیر و برکت کی دوسری مجالس اور مواقع کو اِس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اُن میں بھی اُن کی شرکت

ہر وقت متوقع ہو سکتی ہے۔

اِس روایت میں اجمال کا اسلوب ہے، لیکن اِس باب کی آخری روایت میں ام المؤمنین سیدہ میمونہ کے بیان کو دیکھیے تو ہماری اِس بات کی تائید ہوتی ہے کہ فرشتوں کے گھروں میں داخل نہ ہونے کا باعث نجاست کا احتمال ہی ہو سکتا ہے۔ اُنھوں نے اُس میں بتایا ہے کہ کتا نکال دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بیٹھنے کی جگہ پر پانی لے کر چھڑک دیا۔ یہ، ظاہر ہے کہ اِسی لیے کیا گیا کہ وہاں اگر کوئی نجاست رہی ہو تو صاف ہو جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۹۵۰ سے لیا گیا ہے۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تعبیر کے معمولی فرق کے ساتھ یہ ابوایوب رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۸۳۔ مسند حمیدی، رقم ۴۳۵۔ مسند ابن جعد، رقم ۲۴۵۵، ۲۸۸۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۹۵۰، ۱۹۹۵۲، ۲۵۱۹۱۔ مسند احمد، رقم ۱۶۳۴۶، ۱۶۳۵۳، ۱۶۳۶۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲۲۵، ۳۳۲۲، ۴۰۰۲، ۵۹۴۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۴۹۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۰۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۲۸۲، ۵۳۴۷، ۵۳۴۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۷۷۵، ۹۶۷۹، ۹۶۸۲، ۹۶۸۳، ۹۶۸۴، ۹۶۸۵، ۹۶۸۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۱۴، ۱۴۳۰۔ مسند رویانی، رقم ۹۷۷، ۹۹۴۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۱۴، ۶۹۱۵۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۳۴۴، ۹۱۶۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۶۸۶، ۴۶۸۷، ۴۶۸۸، ۴۶۸۹، ۴۶۹۱، ۴۶۹۵، ۴۶۹۶، ۴۶۹۷۔ فوائد تمام، رقم ۱۴۶۹، ۱۴۷۰۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۵۸۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۸۷، ۱۴۵۶۳۔

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۱۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۷۷۲ اور المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۸۶۰۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: موطا مالک، رقم ۷۷۷۔ مسند احمد، رقم

۱۱۸۵۸۔سنن ترمذی، رقم ۲۸۰۵۔مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۳۰۳۔صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۴۹۔شعب الایمان، بیہقی، رقم ۵۸۹۶۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کا شاہد صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۲ دیکھ لیا جا سکتا ہے۔

بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے اِس مضمون کی روایتیں اِن مصادر میں دیکھ لی جا سکتی ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۹۵۱۔مسند احمد، رقم ۲۲۹۸۷۔معجم ابن الاعرابی، رقم ۲۴۱۱، ۲۴۲۴۔

۲۔بعض طرق، مثلاً مسند حمیدی، رقم ۴۳۵ میں یہاں 'لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ' ''فرشتے داخل نہیں ہوتے'' کے بجائے 'لَا یَدْخُلُ الْمَلَكُ' ''فرشتہ داخل نہیں ہوتا'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔کئی طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۳۲۲۵ میں اِس سیاق میں 'وَلَا صُوْرَۃُ تَمَاثِیْلَ' ''اور نہ اُس گھر میں، جہاں مورتوں جیسی تصویر ہو'' کے الفاظ آئے ہیں۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۵۹۴۹ میں 'وَلَا تَصَاوِیْرُ' ''اور نہ اُس گھر میں، جہاں تصویریں ہوں'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، جب کہ بعض طرق، مثلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۶۹۷ میں 'وَلَا تِمْثَالٌ' ''اور نہ اُس گھر میں، جہاں مورت ہو'' کے الفاظ ہیں۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۷۹ میں یہاں 'کَلْبٌ أَوْ تِمْثَالٌ' ''جہاں کتا یا مورت ہو'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ایک طریق میں یہ روایت اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيُّ: أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ أَوْ تَصَاوِيْرُ. يَشُكُّ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِيْ، أَيَّتَهُمَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ'۔ ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیں یا تصویریں ہوں۔'' اسحاق کو شبہ ہے کہ اِس کے لیے تماثیل یا تصاویر میں سے ابوسعید خدری نے کون سا لفظ استعمال کیا تھا۔ ملاحظہ ہو: موطا مالک، رقم ۷۷۷۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

—— ۲ ——

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:[۱] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ، وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ إِبْرَاهِيْمَ، وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ: "أَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرًا، فَمَا بَالُهُ يَسْتَقْسِمُ؟".

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ اُس میں سیدنا ابراہیم اور سیدہ مریم کی تصویریں ہیں۔ اُنھیں دیکھ کر آپ نے فرمایا: یہ لوگ سن چکے تھے کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو،[1] اِس کے باوجود یہ ابراہیم ہیں، جن کی تصویر بنائی گئی ہے اور اُن کا بھی کیا حال ہے کہ ہاتھ میں جوے کے تیر پکڑے ہوئے ہیں![2]

۱۔ یعنی اپنے آبا سے سن چکے تھے۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ قریش مکہ ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی اولاد تھے اور فرشتوں کے بارے میں یہ بات اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تو آپ سے پہلے کے انبیا نے بھی یقیناً فرمائی ہوگی۔ یہاں اِس کا حوالہ محض اُن کے عمل کی شناعت کو بیان کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ گویا مدعا یہ ہے کہ اِس طرح کی تصویروں سے فرشتوں کی کراہت کو جانتے تھے، لیکن اِس کے باوجود اُن کے لیے اذیت کا یہ سامان فراہم کرنے سے باز نہیں آئے۔ اِس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ اُن کے اِس عمل کی وجہ سے فرشتے خدا کی اِس اولین عبادت گاہ میں داخل نہیں ہوتے ہوں گے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ سفاہت کی انتہا ہے کہ ایک پیغمبر کی تصویر بنا کر بیت اللہ میں رکھ دی اور وہ بھی اِس طرح کہ ہاتھ میں جوے کے تیر ہیں۔ اِس سے ضمناً یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ زمانۂ رسالت کے عرب میں تصویریں بالعموم اُنھی شخصیات کی بنائی جاتی تھیں، جن کے ساتھ تعظیم و تقدیس کے جذبات کسی نہ کسی درجے میں وابستہ ہو سکتے تھے۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۵۰۸ سے لیا گیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: صحیح بخاری، رقم ۳۳۵۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۸۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۴۲۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۹۷۲۴۔

— ۳ —

عَنْ عَلِيٍّ،[1] أَنَّهُ صَنَعَ طَعَامًا، فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ

[فَدَخَلَ[2]] فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَرَجَعَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا رَجَعَكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ".

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے کھانا بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ چنانچہ آپ تشریف لائے، گھر میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ اُس میں ایک پردہ ہے جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں تو وہیں سے لوٹ گئے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کس وجہ سے لوٹ گئے؟ آپ نے فرمایا: تمھارے گھر میں ایک پردہ ہے جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں اور تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جہاں اِس طرح کی تصویریں ہوں[1]۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اِن تصویروں کی پرستش کا کوئی امکان اگرچہ اب باقی نہیں رہا اور اس بنا پر اِنھیں گوارا کیا جاسکتا تھا، لیکن خدا کے فرشتے جب اِن مظاہر شرک کے بارے میں اِس قدر حساس ہیں تو ہمیں بھی حساس ہی ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سیدہ کے گھر میں داخل ہوئے تو اُن سے یہ بات اُس وقت بھی کہی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے نہیں کہی اور لوٹ گئے۔ یہ رویہ بالعموم اُس وقت اختیار کیا جاتا ہے، جب اپنے متعلقین کو پوری شدت کے ساتھ کسی غلطی پر متنبہ کرنا مقصود ہو۔ آپ کے لوٹ جانے کی وجہ غالباً یہی تھی۔ اِس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اِس طرح کے ہر موقع پر آدمی کو لوٹ ہی جانا چاہیے۔ ہمارا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس شدت کے ساتھ یہ تنبیہ اُس واقعے کے بعد کی ہے جو آگے روایت ۵ میں بیان ہوا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس طرح کی تصویروں کے بارے میں خود آپ بھی جبریل امین کے توجہ دلانے کے بعد ہی پوری طرح متنبہ ہوئے، ورنہ اِس سے پہلے آپ غالباً یہی سمجھتے رہے تھے کہ کپڑوں پر اور محض تزئین کے لیے بنائی گئی تصویریں اگر مشرکانہ بھی ہوں تو محل کی اِس تبدیلی کے بعد اُن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۳۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن ابن ماجہ، رقم ۳۳۵۹۔ مسند بزار، رقم ۵۲۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۸۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۲۱، ۵۵۶۔

۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۱۔

— ۴ —

إِنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَ[1] بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حِجْرِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ". قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ،[2] فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ؟ [وَيَدَعُ الثَّوْبَ؟][3] فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: "إِلَّا رَقْمٌ[4] فِيْ ثَوْبٍ"، أَلَا سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلٰى قَدْ ذَكَرَهُ.

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بسر بن سعید اور عبید اللہ خولانی کو بتایا، جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ سیدہ میمونہ نے پالا تھا کہ اُن سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔ بسر کہتے ہیں کہ پھر زید بن خالد کسی موقع پر بیمار ہوئے تو ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اُن کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے یہ دیکھا تو عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا تصویروں کے بارے میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اُنھی نے ہم سے بیان نہیں کیا تھا، اور خود یہ کپڑا اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہیں؟ اِس پر عبید اللہ نے کہا: اِنھوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ سوائے اُس کے جو کپڑوں میں منقوش ہو[1]۔ کیا آپ نے اِن سے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ عبید اللہ نے کہا: کیوں نہیں، اُنھوں نے اِس کا ذکر بھی کیا تھا۔

۱۔ اگلی روایت سے واضح ہو جائے گا کہ یہ استثنا محض کپڑے پر بنی ہوئی تصویر کا نہیں، بلکہ بچھونوں اور تکیوں کے کپڑے پر بنی تصویر کا ہے جس پر لوگ بیٹھتے یا لیٹتے ہیں، اِس لیے کہ اُس کے بارے میں تقدیس و تعظیم کے جذبات یا کسی مشرکانہ عقیدے کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ نیچے متن کے حواشی میں دیکھ لیا جا سکتا ہے کہ اِس روایت کے ایک دوسرے طریق میں بھی پردے کے بجائے تکیوں ہی کا ذکر ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن صحیح بخاری، رقم ۳۲۲۶ سے لیا گیا ہے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے اسلوب کے معمولی فرق کے ساتھ اِس واقعے کے بقیہ طرق جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۶۳۴۵۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۶۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۵۔ السنن الصغریٰ، النسائی، رقم ۵۳۵۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۷۸۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۳۲۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۶۷، ۱۰۶۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۸۳، ۱۴۵۸۴۔

روایت کا یہی مضمون بعض مراجع، مثلاً مسند بزار، رقم ۳۷۸۰، السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۷۶ اور ۹۶۷۷ میں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے براہ راست بھی نقل ہوا ہے۔ ایک طریق میں اُن سے یہ روایت اِس طرح نقل ہوئی ہے: ’عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ نُمْرُقَتَيْنِ فِيهِمَا تَصَاوِيرُ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَلَيْسَ حَدَّثْتَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ“؟ قَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ“، ’’عبیدہ بن سفیان کہتے ہیں: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن

زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ اُن کے ہاں دو تکیے تھے، جن پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ابوسلمہ نے دیکھا تو کہا: کیا آپ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں بیان کیا تھا کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو؟ زید نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ سوائے اُس کے جو کپڑوں میں منقوش ہو۔'' ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۷۶۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۶۳۴۵ میں یہاں 'فَإِذَا عَلٰی بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُوْرَةٌ' ''تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اُن کے گھر کے دروازے پر ایک پردہ ہے جس پر تصویر بنی ہوئی ہے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۰۔

۴۔ اِس روایت کے اکثر طرق میں لفظ 'رَقْمًا' حالت رفع کے بجائے منصوب نقل ہوا ہے۔

—— ۵ ——

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ [لِي]:[2] ''ـــــ [وعَنْهُ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: ''ادْخُلْ''، فَقَالَ]:[3] إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَدْخُلَ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي أَنْتَ فِيْهِ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ،[4] وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ [فِي الْحَائِطِ][5] فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، [وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ]،[6] فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي بَابِ الْبَيْتِ يُقْطَعُ، فَيُصَيَّرَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ يُقْطَعُ، فَيُجْعَلَ مِنْهُ وِسَادَتَانِ مُنْتَبِذَتَيْنِ تُوْطَآنِ، [فَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ]،[7] وَمُرْ بِالْكَلْبِ يُخْرَجُ. فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا الْكَلْبُ جَرْوٌ كَانَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، [فَأُمِرَ بِهِ فَأُخْرِجَ][8].

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل

علیہ السلام آئے اور اُنھوں نے مجھ سے کہا ـــــ اُنھی سے بعض دوسرے طریقوں میں روایت کی ابتدا اِس طرح ہوئی ہے کہ جبریل امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے آئے اور آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اُن کی آواز پہچان لی اور فرمایا: اندر تشریف لائیے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: میں پچھلی رات آپ سے ملنے کے لیے آیا تھا، لیکن اُس وقت جس گھر میں آپ تھے، اُس میں ایک شخص کی مورت تھی، لہٰذا یہی چیز آپ سے ملنے میں مانع ہوگئی۔ پھر مزید یہ کہ اُس گھر کی دیوار پر ایک سرخ پردہ بھی تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور ایک کتا بھی تھا۔ سو اُس مورت کا تو سر کاٹ دینے کی ہدایت کیجیے جو گھر کے دروازے میں رکھی ہے، پھر وہ درخت کی صورت ہو جائے گی[1] اور پردے کو کاٹ دینے کی ہدایت فرمائیے کہ اُس سے دو تکیے بنا کر ڈال دیے جائیں جو روندے جاتے رہیں، اس لیے کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں مورتیں ہوں، اور کتے کے بارے میں بھی ہدایت کیجیے کہ اُسے نکال دیا جائے[2]۔ چنانچہ جس طرح کہا گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح کر دیا۔ اور جب کتے کو دیکھا تو وہ حسن یا حسین کا پلا تھا جو اُن کے تخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ سو حکم ہوا اور اُسے نکال دیا گیا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ یعنی درخت کے تنے جیسی نظر آئے گی، لہٰذا تعظیم و تقدیس کا جو تصور کسی پورے انسان یا جانور یا کسی درخت کے بارے میں پیدا ہو سکتا ہے، اُس کا امکان ختم ہو جائے گا۔

۲۔ آگے کی بعض روایتوں میں کتے کو مار دینے کا ذکر ہے۔ اِس سے واضح ہے کہ ہم نے اُس کی جو توجیہ وہاں کی ہے، وہی قرین قیاس ہے، اِس لیے کہ مار دینا اگر اِس معاملے میں کوئی مطلوب عمل ہوتا تو جبریل یہاں اُس کے محض نکال دینے کی ہدایت پر اکتفا نہ کرتے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۸۰۴۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ہیں۔ تعبیر اور اجمال و تفصیل کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۸۸۔ مسند احمد، رقم ۸۰۷۹، ۹۰۶۳، ۱۰۱۹۳۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۸۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۰۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۶۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۷۰۸۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۴۵، ۶۹۴۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۳، ۵۸۵۴۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۵۸۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۷۶، ۱۴۵۷۷، ۱۴۵۷۸۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۴۴۲۸۔

بعض طرق، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۷۰۸ میں یہ واقعہ اِس تعبیر کے ساتھ روایت ہوا ہے: 'عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ خَيْلًا وَرِجَالًا؟ فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُءُوسُهَا أَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ، فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ"'، ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل امین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے اجازت طلب کی اور فرمایا: آپ کے گھر میں ایک پردہ ہے جس پر گھوڑوں اور انسانوں کی تصاویر بنی ہیں، چنانچہ میں اِس طرح آپ کے ہاں کیسے داخل ہوں؟ یا تو اُن کے سر کاٹ دیے جائیں اور یا آپ اُس پردے سے کوئی بچھونا بنا لیجیے جسے روندا جائے۔ ہم فرشتوں کی جماعت ہیں، اُس گھر میں ہم داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویریں ہوں''۔

۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۸۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۸۰۷۹۔

۴۔ بعض روایتوں، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۲۸۰۶ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ'، ''مگر یہ کہ گھر کے دروازے پر انسانوں کی مورتیں بنی تھیں''۔

۵۔ جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۸۸۔

۶۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۸۔

۷۔ مسند احمد، رقم ۸۰۷۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۳ میں یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَإِنْ كُنْتَ لَابُدَّ جَاعِلًا فِي بَيْتِكَ، فَاقْطَعْ رُءُوسَهَا أَوِ اقْطَعْهَا وَسَائِدَ، وَاجْعَلْهَا بُسُطًا'، ''اِس پر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں، اگر آپ کو اپنے گھر میں اِن تصویروں کو رکھنا ہی ہے تو اِن کے سر کاٹ دیجیے یا اِس طرح کے پردوں کو کاٹ کر تکیے یا بچھونے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بنا لیجیے''۔

۸۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۸۔

— ۶ —

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:[1] وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ فِيْهَا، فَجَاءَ تْ تِلْكَ السَّاعَةُ[2] وَلَمْ يَأْتِهِ، وَفِيْ يَدِهِ عَصًا، فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: "مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ"، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ،[3] فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا؟" فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ، مَا دَرَيْتُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ،[4] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ"،[5] ["مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ"؟[6]] فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جبریل امین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی خاص وقت پر آنے کا وعدہ کیا۔ پھر وہ وقت آ گیا، مگر جبریل علیہ السلام نہیں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، آپ نے پریشانی میں اُس کو پھینک دیا اور فرمایا: اللہ اور اُس کے فرستادے کبھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ پھر آپ نے رخ پھیرا تو دیکھا کہ آپ کے پلنگ کے نیچے ایک پلا ہے۔ آپ نے پوچھا: عائشہ، یہ کتا یہاں کب گھس آیا؟ اُنھوں نے کہا: بخدا، میں نہیں جانتی۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا اور اُسے نکال دیا گیا۔[1] اِس کے بعد جبریل علیہ السلام آ گئے تو آپ نے اُن سے پوچھا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا، لیکن آپ آئے نہیں؟ آپ کو کس چیز نے آنے سے روکے رکھا؟ اُنھوں نے فرمایا: اُس کتے نے جو آپ کے گھر میں تھا، آپ کو

معلوم ہی ہے[۲] کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مورت ہو[۳]۔

۱۔ پچھلی روایت میں جو واقعہ بیان ہوا ہے، اُس میں جبریل علیہ السلام نے کتے کو نکال دینے کی ہدایت کی تھی۔ اُسی سے آپ کو خیال ہوا کہ اِس موقع پر بھی غالباً یہی کتا اُن کے آنے میں مانع ہو گیا ہے، لہٰذا آپ نے یہ حکم دیا۔

۲۔ 'أَمَا عَلِمۡتَ' یا اِس کے ہم معنی الفاظ، ہمارے نزدیک یہاں مقدر ہیں، اِس لیے کہ اِس طرح کی بات دوسری مرتبہ کہی جائے گی تو اِسی مفہوم میں ہو گی۔ آگے سیدہ میمونہ کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُس کے بعض طریقوں میں دیکھیے تو یہ الفاظ صراحتاً مذکور ہیں۔ اِس کا حوالہ روایت کے تحت متن کے حواشی میں دیکھ لیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اِسی بنا پر ترجمے میں اِنھیں کھول دیا ہے۔

۳۔ یہ جبریل علیہ السلام نے اُس اندیشے کی تصدیق کر دی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلنگ کے نیچے کتا دیکھ کر ہوا تھا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے باقی طرق تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۱۹۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۱۹۳۔ مسند اسحاق، رقم ۱۰۸۱۔ مسند احمد، رقم ۲۵۱۰۰۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۵۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۵۰۸۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۸۸۵، ۴۶۶۹۔

۲۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۱۹۴ میں یہاں 'فَجَاءَتۡ تِلۡكَ السَّاعَةُ' ''پھر وہ وقت آ گیا'' کے بجائے 'فَذَهَبَتۡ تِلۡكَ السَّاعَةُ' ''پھر وہ وقت گزر گیا'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً مسند اسحاق، رقم ۱۰۸۱ میں یہاں 'تَحۡتَ سَرِيۡرِ عَائِشَةَ' ''عائشہ کے پلنگ کے نیچے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مسند اسحاق، رقم ۱۰۸۱ میں اِس کی تفصیل اِس طرح بیان ہوئی ہے: 'فَخَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَهُ قَائِمًا بِالۡبَابِ' ''پھر آپ باہر نکلے تو دروازے پر اُن سے ملاقات ہوئی، وہ وہیں کھڑے تھے''۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۲۵۱۰۰ میں یہاں اِن کے بجاے یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'إِنِّي انْتَظَرْتُكَ لِمِيعَادِكَ' ''آپ کے دیے گئے وقت پر میں آپ کی آمد کا منتظر رہا''۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۱۹۳۔

—— ۷ ——

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:[1] دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَآبَةُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "إِنَّ جِبْرِيْلَ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي، فَلَمْ يَأْتِنِي مُنْذُ ثَلَاثٍ"، فَجَأَرَ كَلْبٌ، قَالَ أُسَامَةُ: فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِي، وَصِحْتُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا لَكَ يَا أُسَامَةُ؟" قُلْتُ: جَأَرَ كَلْبٌ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ، فَقُتِلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَهَشَّ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَكَ أَبْطَأْتَ، وَقَدْ كُنْتَ إِذَا وَعَدْتَنِي لَمْ تُخْلِفْنِي؟"، فَقَالَ: "إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيْرُ".

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایک مرتبہ غم کے آثار تھے۔ میں نے دیکھا تو پوچھا: یارسول اللہ، کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا، مگر تین دن سے منتظر ہوں، وہ آئے نہیں۔ اتنے میں ایک کتے نے آواز نکالی۔ اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور چیخ پڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے لگے: اسامہ، کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: کسی کتے کی آواز ہے۔[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو اُس کو مارنے کی ہدایت کردی اور وہ مار دیا گیا۔[2] اتنے میں جبریل علیہ السلام سامنے آگئے تو آپ خوش ہو کر اُن کی طرف لپکے اور پوچھا: جبریل، آپ جب بھی وعدہ کرتے رہے ہیں، آپ نے کبھی اُس کی خلاف ورزی

نہیں کی۔ اِس پر جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

۱۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کے اِس ردعمل سے معلوم ہوا کہ دوسرے صحابہ کی طرح جن کی روایتیں پیچھے نقل ہوئی ہیں، وہ بھی پہلے سے واقف تھے کہ اِس طرح کے کتوں کی موجودگی فرشتوں کے آنے میں مانع ہو جاتی ہے۔

۲۔ آپ کی طرف سے کتے کو محض نکال دینے کے بجاے اِس سخت اقدام کی وجہ غالباً یہ ہوئی کہ ایک کتا کئی مرتبہ جبریل امین کے ساتھ آپ کی ملاقات میں مانع ہو گیا تھا، جیسا کہ آگے جبریل علیہ السلام نے اِس کی تصدیق فرمائی ہے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۴۰۲ سے لیا گیا ہے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ واقعہ کچھ اجمال اور الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۶۶۱۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۱۶۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۹۲۲۔ مسند احمد، رقم ۲۱۷۷۲، ۲۱۷۷۳۔ مسند بزار، رقم ۲۵۹۰۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: صحیح بخاری، رقم ۳۲۲۷، ۵۹۶۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۵۳۴۰۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۲۲۔

۸

أَخبَرَتْ مَيْمُونَةُ[1] [زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2]]، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا،[3] فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي، أَمَ وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي [قَطُّ[4]]"، قَالَتْ: فَظَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ

فِيْ نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا،[5] فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ،[6] فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: "قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ، [وَمَا أَخْلَفْتَنِيْ قَطُّ[7]] [فَلَمْ أَرَكَ؟[8]]"، قَالَ: "أَجَلْ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ"،[9] فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے تو کچھ غم زدہ اور اداس سے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ، میں آج صبح سے آپ کی صورت اتری ہوئی دیکھ رہی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا، مگر وہ آئے نہیں۔ خدا کی قسم، اُنھوں نے کبھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پورا دن اِسی طرح رہے۔ پھر آپ کو خیال ہوا کہ کتے کا ایک پلا ہمارے خیمے کے نیچے تھا۔ چنانچہ آپ نے ہدایت کی اور اُس کو نکال دیا گیا[1]۔ اِس کے بعد آپ نے ہاتھ میں پانی لیا اور اُس کو اُس جگہ چھڑک دیا۔ پھر جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کے لیے آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آپ نے مجھ سے پچھلی رات ملاقات کا وعدہ کیا تھا اور آپ نے میرے ساتھ کبھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی، مگر اِس مرتبہ کیا ہوا کہ وعدے کے وقت پر آپ دکھائی نہیں دیے؟ اُنھوں نے فرمایا: آپ صحیح کہتے ہیں، لیکن آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی مورت ہو[2]۔ چنانچہ اُس روز صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سارے کتے مار دیے جائیں[3]، یہاں تک کہ چھوٹے باغوں میں رکھوالی کے کتوں کو بھی آپ مارنے کے لیے کہہ رہے تھے اور صرف بڑے باغوں کے کتے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

چھوڑ رہے تھے۔[4]

۱۔ یہ ایک اور واقعہ ہے۔ تاہم ابھی اِس بات کی تصدیق باقی تھی کہ اِس مرتبہ بھی کیا یہی کتا جبریل علیہ السلام کے آنے میں مانع ہوا ہے؟

۲۔ اِس سے تصدیق ہوگئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اندیشہ صحیح تھا، جس کی بنا پر آپ کا خیال خیمے کے نیچے چھپے ہوئے کتے کی طرف گیا۔

۳۔ جبریل امین کی ملاقات میں اِس طرح بار بار کتوں کو مانع دیکھ کر اُن کے مارنے کا یہ حکم جس کیفیت میں دیا گیا ہے، وہ کسی حد تک اُس سے ملتی جلتی معلوم ہوتی ہے جو سیدنا سلیمان علیہ السلام پر گھوڑوں کے معاملے میں طاری ہوگئی تھی، جب آپ کی نماز اُن کی پریڈ دیکھنے میں قضا ہوگئی، ورنہ اللہ کے پیغمبر جانوروں کے لیے بھی سراپا شفقت ہوتے ہیں۔ سیدنا سلیمان کا یہ واقعہ قرآن کی سورۂ ص (۳۸) میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے۔ اللہ اور اُس کے فرشتوں سے متعلق جذباتِ محبت کی شدت میں اِس طرح کی کیفیات بعض اوقات انبیا علیہم السلام پر بھی طاری ہوجاتی ہیں، اِن سے کتوں کو علی العموم مار دینے یا اُن سے نفرت رکھنے کا کوئی حکم اخذ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ روایت کی نسبت اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح ہے تو یہ شدید رنج اور اُس کے نتیجے میں غلبۂ حال کی ایک صورت ہے جسے دین و شریعت کے کسی حکم یا دین سے متعلق آپ کے کسی اُسوہ کا ماخذ نہیں بنایا جاسکتا۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس طرح کی ایک کیفیت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر بھی حضور کی وفات کا سن کر طاری ہوگئی تھی، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فوراً معاملے کو سنبھال لینے کی وجہ سے آگے کسی اقدام کی نوبت نہیں آئی۔

۴۔ یعنی اِس کیفیت میں بھی ملحوظ تھا کہ آپ کا یہ اقدام لوگوں کے لیے کسی بڑے نقصان کا باعث نہ بن جائے، اِس لیے کہ چھوٹے باغ تو نگاہ کے سامنے ہوتے، لیکن دور دور تک پھیلے ہوئے بڑے باغوں کی حفاظت اُس زمانے میں رکھوالی کے تربیت یافتہ کتے ہی کر سکتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ تعبیر اور اجمال و تفصیل کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۶۸۰۰۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۷۶۹، ۴۷۷۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۲۷۶، ۴۲۸۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۰۹۳، ۷۱۱۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۹۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۶۴۹، ۵۸۵۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۴۸۷، ۹۱۷۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۳۹۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۲، ۱۰۴۶، ۱۰۴۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۴۲۴۵۔

۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۷۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۶۸۰۰ میں یہاں 'وَاجِمًا' کے بجائے 'خَاثِرًا' کا لفظ آیا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں مترادف ہیں۔

۴۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۳۹۴۔

۵۔ بعض طرق، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۷۷۶ میں یہاں 'تَحتَ نَضَدٍ لَنَا' ''ہمارے ایک تخت کے نیچے'' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ بعض طرق، مثلاً سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۷ میں یہاں 'تَحتَ بِسَاطٍ لَنَا' ''ہمارے ایک بچھونے کے نیچے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۶۔ یہ بات روایت کے مختلف طرق میں متنوع تعبیرات کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ مسند احمد، رقم ۲۶۸۰۰ میں ہے: 'ثُمَّ أَخَذَ مَاءً، فَرَشَّ مَکَانَهُ'۔ بعض طرق، مثلاً مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۰۹۳ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ المَکَانِ فَغُسِلَ بِالمَاءِ'، جب کہ مسند ابی یعلیٰ ہی کے رقم ۷۱۱۲ میں یہ تعبیر نقل ہوئی ہے: 'وَأَمَرَ بِمَاءٍ فَنَضَحَ مَکَانَهُ بِیَدِهِ'۔

۷۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۳۹۴۔

۸۔ مسند احمد، رقم ۲۶۸۰۰۔

۹۔ بعض طرق، مثلاً المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۴۸۷ میں جبریل علیہ السلام کا یہ جملہ، استفہامیہ اسلوب میں اِس طرح نقل ہوا ہے: 'أَمَا عَلِمتَ أَنَّا لَا نَدخُلُ بَیتًا فِیهِ کَلبٌ وَلَا صُورَةٌ؟' ''کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا ہو اور نہ اُس میں، جہاں تصویر ہو؟''۔

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (۱۹۹۷م). **المسند**. ط۱. تحقيق: عادل

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بن يوسف العزازي وأحمد بن فريد المزيدي. الرياض: دار الوطن.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار.** ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجعد علي بن الجعد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **المسند.** ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن جُمَيْع أبو الحسين محمد بن أحمد الغساني الصيداوي. (١٤٠٥هـ). **معجم الشيوخ.** ط١. تحقيق: د. عمر عبد السلام تدمري. طرابلس: دار الإيمان.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م). **الصحيح.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين.** ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **تقريب التهذيب.** ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب.** ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان.** ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٩هـ). **المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية.** ط١. تحقيق: (١٧) رسالة علمية قدمت لجامعة الإمام محمد بن سعود. تنسيق: د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشثرى. السعودية: دار العاصمة.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (د.ت). **الصحيح**. د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن راهويه إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي. (١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **المسند**. ط١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **السنن**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي د.م: دار إحياء الكتب العربية.

ابن المَلَك محمد بن عز الدين الرومي الكرماني الحنفي. (١٤٣٣هـ/ ٢٠١٢م). **شرح مصابيح السنة للإمام البغوي**. ط١. تحقيق ودراسة: لجنة مختصة من المحققين بإشراف: نور الدين طالب. د.ن: إدارة الثقافة الإسلامية.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِستاني. (د.ت). **السنن**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفراييني النيسابوري. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **المستخرج**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلى أحمد بن علي التميمي الموصلي. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **المسند**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري. د.ت. **الآثار**. د.ط. تحقيق: أبو الوفا. بيروت: دار الكتب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير أبو إسحاق الأنصاري المدني. (١٤١٨هـ/ ١٩٩٨م).

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حديث علي بن حجر السعدي عن إسماعيل بن جعفر المدني. ط١. دراسة وتحقيق: عمر بن رفود بن رفيد السّفياني. الرياض: مكتبة الرشد للنشر.

البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبد اللّٰه الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **المسند**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمن زين اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٠هـ/ ١٩٨٩م). **السنن الصغرى**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م). **السنن**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

تمام بن محمد أبو القاسم الرازي البجلي. (١٤١٢هـ). **الفوائد**. ط١. تحقيق: حمدى عبد المجيد السلفي. الرياض: مكتبة الرشد.

الحاكم أبو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠م). **المستدرك**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

على الصحيحين. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي أبو بكر عبد الله بن الزبير القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **المسند.** ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الداراني. دمشق: دار السقا.

الخطابي أبو سليمان حمد بن محمد الخطاب البستي. (١٣٥١هـ/ ١٩٣٢م). **معالم السنن.** ط١. حلب: المطبعة العلمية.

الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن، التميمي. (١٤١٢هـ/ ٢٠٠٠م). **سنن الدارمي.** ط١. تحقيق: حسين سليم أسد الداراني. الرياض: دار المغني للنشر والتوزيع.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

الرُّوياني أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ) **المسند.** ط١. تحقيق: أيمن على أبو يمانى. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

السيوطي جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنكثي. (١٤١٠هـ). **المسند.** ط١. تحقيق: د.محفوظ الرحمن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين.** ط١. تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **المعجم الصغير**. ط١. تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامي.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٥هـ/١٩٩٤م). **شرح مشكل الآثار**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **شرح معاني الآثار**. ط١. تحقيق: محمد زهري النجار ومحمد سيد جاد الحق. د.م: عالم الكتب.

الطيالسي أبو داود سليمان بن داود البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **المسند**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

الطيبي شرف الدين الحسين بن عبد اللّٰه. (١٤١٧هـ/١٩٩٧م). **الكاشف عن حقائق السنن المعروف بـ شرح الطيبي على مشكاة المصابيح**. ط١. تحقيق: د. عبد الحميد هنداوي. مكة المكرمة: مكتبة نزار مصطفى الباز.

العيني بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابي الحنفي. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **شرح سنن أبي داود**. ط١. تحقيق: أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصري. الرياض: مكتبة الرشد.

العيني بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابي الحنفي. (د.ت). **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

القاضي عياض بن موسى أبو الفضل اليحصبي. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **إكمال المعلم بفوائد مسلم**. ط١. تحقيق: الدكتور يحيى إسماعيل. مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

الكشميري محمد أنور شاه بن معظم شاه الهندي ثم الديوبندي. (١٤٢٦هـ/ ٢٠٠٥م). **فيض الباري على صحيح البخاري**. ط١. تحقيق: محمد بدر عالم الميرتهي. بيروت: دار الكتب العلمية.

مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني. (١٤٢٥هـ/٢٠٠٤م). **الموطا**. ط١. تحقيق: محمد مصطفى الأعظمي. أبو ظبي. مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

المُظهري الحسين بن محمود مظهر الدين الكوفي الشيرازي الحنفي. (١٤٣٣هـ/٢٠١٢م). **المفاتيح في شرح المصابيح**. ط١. تحقيق ودراسة: لجنة مختصة من المحققين بإشراف: نور الدين طالب. وزارة الأوقاف الكويتية: دار النوادر، وهو من إصدارات إدارة الثقافة الإسلامية.

معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

الملا القاري علي بن سلطان محمد أبو الحسن الهروي. (١٤٢٢هـ/٢٠٠٢م). **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**. ط١. بيروت: دار الفكر.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **التيسير بشرح الجامع الصغير**. ط٣. الرياض: مكتبة الإمام الشافعي.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٣٥٦هـ) **فيض القدير شرح الجامع الصغير**. ط١. مصر: المكتبة التجارية الكبرى.

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرى.** ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف. (١٤٢٨هـ/٢٠٠٧م). **الإيجاز في شرح سنن أبي داود.** ط١. تقديم وتعليق وتخريج: أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان. عمان – الأردن: الدار الأثرية.

النووي يحيى بن شرف أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.** ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com